دلوں کا چین اللہ تعالی کی یاد میں ہے

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ عَلى سَيّد الأَنبياءِ وَالمرسَلين، وعَلى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْن، وَمَن تَبِعَهُم بِإِحْسَانٍ إِلى يَوْمِ الدِّين، أَمّا بَعد: فَأَعُوْذُ بِالله مِنَ الشّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ الله الرَّحْمنِ الرَّحِيْم.

حضور پرنُور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّٰهُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَى سيّدِنَا ومولانا وحبيبِنا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

قرآن وحدیث کی رَوشنی میں ذِکرُاللہ کے فضائل

عزیزانِ محترم! لفظِ ذِکر عربی اور اُردو دونوں زبانوں میں استعمال ہوتا ہے، جس کا معنیٰ ہے یاد کرنا، شریعت کی اِصطلاح میں اللہ تعالی کو یاد کرنا ذِکر کہلاتا ہے، بندۂ مؤمن کو چاہیے کہ ہر وقت، ہر حالت میں، اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، فرصت ومصروفیّت میں، مجلس وتنہائی میں، زبان ودل اور دیگر اَعضاء سے اپنے معبودِ حقیقی اللہ عَزَّوَجَلَّ کو یاد رکھے، اُس کی عبادت میں مشغول رہے، کبھی ذِکرِ الٰہی سے غافل نہ ہو؛ کہ اللہ تعالی کی یاد دل کی تاریکی کو دُور کرکے اُسے رَوشن ومنوّر کر دیتی ہے، یادِ الٰہی سے انسان کو اپنے خالق ومالکِ حقیقی کی معرفت وپہچان نصیب ہوتی ہے، ذکرِ الٰہی سے سکون، ایمان کی تازگی اور حلاوت نصیب ہوتی ہے، ذِکرِ الٰہی بندۂ مؤمن کی رُوحانی غذا ہے، خالقِ کائنات جَلَّ جَلَالُهُ کا فرمانِ عالی شان ہے: ﴿أَلاَ بِذِكْرِ الله تَطْمَئِنُّ

الْقُلُوبُ﴾[1] "سُن لو! اللہ کی یاد ہی میں دلوں کا چَین ہے"، اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں مفسّرینِ کرام فرماتے ہیں: "اللہ تعالی کے ذِکر سے چَین اس لیے ملتا ہے کہ بے چینی گناہوں کے سبب ہوتی ہے، اور ذِکرُ اللہ گناہون کو مٹا دیتا ہے، لہٰذا اس سے چین نصیب ہوتا ہے، بہر حال اللہ تعالی کا ذِکر مؤمن کے دل کا چَین ہے"[2]۔

جن واِنس کی تخلیق کا مقصد عبادتِ الٰہی ہے، ذکرِ الٰہی ہر عبادت کی اصل ہے، اور تمام عبادات کا مقصودِ اصلی یادِ الٰہی ہے، کوئی عبادت کوئی نیکی ذکر ویادِ خداوندی سے خالی نہیں، سب سے پہلی فرض عبادت نماز کا مقصد بھی یہی ہے کہ اللہ کریم کا ذکر ہمیشہ کیا جائے، اور وہ ہمہ وقت جاری رہے، روزہ ہو یا تلاوتِ قرآنِ کریم، ہر عبادت کسی نہ کسی صورت میں یادِ الٰہی کا ذریعہ ہے، بندۂ مؤمن کے ہر عمل میں اُس کا نصب العین فقط رِضائے الٰہی کا حصول ہو، جب بندہ اللہ تعالی کے ذِکر میں اپنے ظاہر وباطن کو مشغول رکھتا ہے، تو اللہ کریم اُس پر اپنا خصوصی فضل وکرم فرماتا ہے، ارشادِ خداوندی ہے: ﴿فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ﴾[3] "تم میرا ذِکر کرو، میں تمہارا چرچا کروں گا"۔ تو معلوم ہوا کہ جو لوگ اللہ تعالی کو یاد کرتے ہیں، اللہ تعالی بھی اُن کا چرچا کرتا ہے۔

---

(١) پ١٣، الرعد: ٢٨.

(٢) "تفسیر نور العرفان" ص۴۰۲۔

(٣) پ٢، البقرة: ١٥٢.

عزیزانِ مَن! اللہ تعالی کے ناموں کا وِرد اور اس کے ساتھ ساتھ دیگر عبادات نماز، روزہ، حج، زکاۃ وغیرہ بھی یادِ الٰہی کا ذریعہ ہیں، نمازیں ہمیشہ پابندیٔ وقت کے ساتھ ادا کرنا بھی ذِکرِ الٰہی میں داخل ہے، فرمانِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ ہے: ﴿وَأَقِمِ الصَّلاةَ لِذِكْرِي﴾[1] "میری یاد کے لیے نماز قائم رکھو"۔ جب بندہ کی زبان ہر وقت اللہ تعالی کے ذکر سے تَر رہتی ہے، تو اس ذکرِ الٰہی کی حلاوتیں وبرکتیں ضرور ملتی ہیں، قُربِ الٰہی نصیب ہوتا ہے۔

ذِکرِ الٰہی میں مشغول رہنے والوں کے لیے تیار کردہ اِنعام واِکرام کا قرآنِ کریم نے یُوں ذِکر فرمایا: ﴿وَالذَّاكِرِينَ اللهَ كَثِيراً وَّالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللهُ لَهُم مَّغْفِرَةً وَّأَجْراً عَظِيماً﴾[2] "اللہ تعالی کو بہت یاد کرنے والے مَردوں اور یاد کرنے والی عورتوں کے لیے اللہ تعالی نے بخشش اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے"۔ تو معلوم ہوا کہ جو دِیگر نیک اَعمال کے ساتھ ساتھ اپنے دل وزبان کو اللہ تعالی کے ذِکر میں مشغول رکھتے ہیں، اَیسے لوگ اللہ تعالی کے پسندیدہ بندے ہیں، اور ان کے لیے اللہ تعالی نے اَجرِ عظیم تیار کر رکھا ہے۔

عزیز دوستو! اللہ کا ذِکر کرنے والوں کو رَحمت کے فرشتے گھیر لیتے ہیں، حضرت سیّدنا ابو سعید خُدری رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «لاَ يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُونَ اللهَ عَزَّوَجَلَّ إِلاَّ حَفَّتْهُم الْمَلائِكَةُ،

---

(۱) پ١٦، طه: ١٤.

(۲) پ٢٢، الأحزاب: ٣٥.

وَغَشِيَتْهُم الرَّحْمَةُ، وَنَزَلَتْ عَلَيْهِم السَّكِينَةُ، وَذَكَرَهُم اللهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ»(۱) "جو لوگ اللہ تعالی کا ذکر کرتے ہیں، اُنہیں ملائکہ گھیر لیتے ہیں، رَحمتِ الٰہی انہیں ڈھانپ لیتی ہے، اُن پر چَین وسکون نازل ہوتا ہے، اور اللہ تعالی فرشتوں میں اُن کا ذِکر فرماتا ہے"۔

ذکرِ الٰہی کے بارے میں نبئ اکرم ﷺ کی تعلیمات

حضرات محترم! مصطفیٰ جانِ رَحمت ﷺ نے ہمیں اللہ تعالی کے ذکر کی تعلیم فرمائی، حضرت سیّدنا اَبوموسیٰ اَشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لاَ يَذْكُرُ رَبَّهُ، مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ»(۲) "وہ شخص جو اپنے رب تعالی کا ذکر کرتا ہے اور وہ جو اپنے رب تعالی کا ذکر نہیں کرتا، اُن کی مثال اَیسی ہے جیسے زندہ اور مُردہ"، یعنی اللہ تعالی کو یاد رکھنے والا زندہ ہے، اور اللہ کی یاد سے غافل رہنے والا گویا کہ مُردہ ہے۔

محدثینِ کِرام فرماتے ہیں کہ "اِس حدیثِ پاک میں اشارہ ہے کہ وہ ذات جو ہمیشہ سے زندہ ہے، اور اُسے کبھی مَوت نہیں آئے گی، اُس کے ذکر میں ہمیشہ مشغول رہنا اور اُس کو یاد کرتے رہنا، آدمی کو اَیسی حقیقی زندگی سے سرفراز کرتا ہے جو کبھی فنا ہونے والی نہیں، جیساکہ کسی کا قول ہے کہ اللہ والوں کو جب مَوت آتی ہے تو وہ مرتے

---

(١) "صحيح مسلم" كتاب الذكر والدعاء والتوبة...، ر: ٦٨٥٥، صـ١١٧٣.

(٢) "صحيح البخاري" كتاب الدعوات، ر: ٦٤٠٧، صـ١١١٢.

نہیں، بلکہ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو جاتے ہیں"[1]۔

برادرانِ اسلام! حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ، حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ: سُبْحَانَ الله وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ الله الْعَظِيمِ»[2] "دو۲ کلمے: سُبْحَانَ الله وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ الله الْعَظِيمِ زبان پر تو بہت ہلکے ہیں لیکن میزانِ عمل میں بہت بھاری ہیں، اللہ تعالی کو بے حد پسند ہیں"، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ذکرِ الٰہی زبان پر تو بہت آسان ہے؛ لیکن اس کا اجر وثواب بہت زیادہ ہے۔

انہی حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «يقول الله تعالى: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي، وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي، فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي، وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلإٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلإٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ»[3] "اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے کہ میرا بندہ میرے بارے میں جیسا گمان رکھتا ہے میں اُس کے ساتھ ویسا ہی مُعاملہ کرتا ہوں، جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اُس کے ساتھ ہوتا ہوں، اگر وہ مجھے تنہائی میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اُسے تنہائی میں یاد کرتا ہوں، اور اگر وہ مجھے کسی مجلس میں یاد کرتا ہے تو میں

---

(۱) "المرقاة" كتاب الدعوات، باب ذكر الله عزّوجلّ، تحت ر: ۲۲۶۳، ۵/ ۳۵.

(۲) "صحيح البخاري" كتاب الأيمان والنذور، ر: ۶۶۸۲، صـ۱۱۵٤.

(۳) "صحيح البخاري" كتاب التوحيد، ر: ۷٤۰۵، صـ۱۲۷۳، ۱۲۷٤.

اُس سے بہتر (فرشتوں کی) مجلس میں اُسے یاد کرتا ہوں"۔

ہمارے پیارے آقا ومولا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے یادِ الٰہی کا عملی نمونہ پیش کیا، جو ہمارے لیے مشعلِ راہ ہے، حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیّبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے: «كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَذكُرُ اللهَ عَلىٰ كُلِّ أَحيَانِهِ»[1] "نبئ کریم ﷺ ہر وقت اللہ تعالی کا ذکر کرتے رہتے"۔

عزیز دوستو! جہاں اللہ تعالی کا ذِکر کیا جائے، وہاں برکتوں کا نزول ہوتا ہے، اور کھانے پینے کی جس چیز پر اللہ تعالی کا ذِکر کیا جائے، اُس میں شیطان کی مُداخلت نہیں رہتی، حضرت سیّدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبئ کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: «إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ، فَذَكَرَ اللهَ عَزَّوَجَلَّ عِنْدَ دُخُولِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ، قَالَ الشَّيْطَانُ: لاَ مَبِيتَ لَكُمْ وَلاَ عَشَاءَ»[2] "جب بندہ گھر میں داخل ہوتے اور کھانا کھاتے وقت اللہ تعالی کا ذِکر کرتا ہے، توشیطان (اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے کہ یہاں تمہارے لیے نہ کھانا ہے نہ رات گزارنے کو جگہ"۔

اللہ تعالی کا ذکر مسلمان کے لیے حفاظتی قلعہ ہے

حضراتِ گرامی! ٹُوٹے دلوں کی تسکین کا واحد ذریعہ ذکرِ الٰہی کی کثرت ہے، اللہ تعالی کا ذکر بندۂ مؤمن کے لیے حِصار وحفاظت ہے، ذکر کی بدَولت انسان

(١) "صحيح مسلم" كتاب الحيض، ذكر الله تعالى في حال الجنابة وغيرها، ر: ٨٢٦، صـ١٦٠.

(٢) "صحيح مسلم" كتاب الأشربة، ر: ٥٢٦٢، صـ٩٠٢.

شیطانی وَساوِس سے بچ جاتا ہے، شیطان اُسے بہکا نہیں سکتا، حضرت سیّدنا حارِث اَشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، آقائے دو جہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «إِنَّ الْعَبْدَ أَحْصَنُ مَا يَكُونُ مِنْ الشَّيْطَانِ، إِذَا كَانَ فِي ذِكْرِ الله عَزَّوَجَلَّ»[1] "یقیناً جب تک بندہ اللہ تعالی کے ذکر میں مشغول رہتا ہے، شیطان سے محفوظ رہتا ہے"، لہٰذا ہمیں کثرت سے اللہ کی یاد کرنی چاہیے؛ تاکہ شیطانی وَساوِس اور آفات وبلیّات سے ہماری حفاظت ہو جائے۔

اللہ تعالی کا ذِکر ہر حال میں کرنا ہے

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! کثرتِ ذکر محبت الٰہی کا اَوّلین تقاضا ہے، انسانی فطرت ہے کہ جس چیز سے اُس کا تعلق گہرا ہوتا ہے، اُس چیز کو ہمیشہ یاد رکھتا ہے، جس شَے سے محبت ہو اسے اٹھتے بیٹھتے یاد کیا جاتا ہے، محبوب جس قدر صاحبِ عظمت وشان اور حُسن وجمال کا پیکر ہو گا، مُحب کی زبان پر اپنے محبوب کا ذکر اُسی قدر کثرت سے آئے گا، ایک مؤمنِ کامل کی دلی محبت کا حقیقی مرکز ومحور صرف اللہ ورسول ذات ہوا کرتی ہے، کثرت سے ذکر اُسی کا کیا جاتا ہے جس سے شدید محبت ہو، اللہ تعالی کا ذکر اس کے قُربِ کا بہترین ذریعہ ہے، اللہ تعالی کا ذکر ہمیشہ اور کثرت سے کرتے رہنا ہے، انسان کا ایک ایک سانس اللہ تعالی کی یاد میں صرف ہو، ایک لمحہ بھی غفلت کی نذر نہ ہو، یہی درس قرآن وحدیث سے ملتا ہے، اللہ رب العالمین ہمیشہ ہر حال میں اپنا ذکر کرنے والے مؤمنین کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿الَّذِينَ يَذْكُرُونَ

---

(١) "مسند الإمام أحمد" مسند الشاميين، ر: ١٧١٧٠، ٦/ ٩٠.

اللهَ قِيَاماً وَّقُعُوداً وَّعَلَىَ جُنُوبِهِمْ﴾[1] "(رحمن کے بندے) جو اللہ کی یاد کھڑے، بیٹھے اور کروَٹ پر لیٹے کرتے ہیں"، یعنی نیک بندے تو ہر حال میں یادِ الٰہی میں رہتے ہیں، لہذا ہمیں بھی چاہیے کہ چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے ہر حال میں اللہ کو یاد رکھیں۔

یہ تو عام حالت ہے، اس کے علاوہ اگر حالتِ جنگ وجِدال وحالتِ اضطراب ہو، تب بھی اپنی زبان کو ذِکرِ الٰہی سے تَر رکھنا چاہیے، خالقِ کائنات جَلّ جَلالہ نے اَہلِ ایمان سے ارشاد فرمایا: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوْا إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوْا اللهَ كَثِيراً لَّعَلَّكُمْ تُفْلَحُونَ﴾[2] "اے ایمان والو! جب کسی فَوج سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو، اور اللہ کی یاد کثرت سے کرو؛ تاکہ تم مُراد کو پہنچو"۔ اس آیتِ کریمہ میں جنگ واضطراب کی حالت میں بھی اللہ تعالی کی یاد کا حکم دیا گیا ہے، یعنی ہاتھ میں اَسلحہ ہو، تب بھی زبان پر ذِکرُ اللہ ہو۔

خالقِ کائنات جَلّ جَلالہ ارشاد فرماتا ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللهَ ذِكْراً كَثِيراً * وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَّأَصِيلاً﴾[3] "اے ایمان والو! اللہ کو بہت زیادہ یاد کرو، اور صبح وشام اُس کی پاکی بیان کرو"۔ لہذا ہمیشہ دل وزبان سے، صبح وشام ذکرِ الٰہی میں مشغول رہنا ہے؛ کہ صبح وشام کے وقت دن ورات کے فرشتے جمع ہوتے ہیں، جب دن کا آغاز اللہ کے مبارک نام سے ہوگا، تو اِن شاءَ اللہ پورا دن خیر وبرکت

---

(۱) پ٤، آل عمران: ۱۹۱.

(۲) پ۱۰، الأنفال: ٤٥.

(۳) پ۲۲، الأحزاب: ٤۱، ٤۲.

کے ساتھ گزرے گا، ارشادِ خداوندی ہے: ﴿وَاذْكُر رَّبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعاً وَّخِيفَةً وَّدُونَ الجْهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالآصَالِ وَلاَ تَكُن مِّنَ الْغَافِلِينَ﴾(۱) "صبح وشام اپنے رب کو دل میں یاد کرو، خوفِ خدا کے ساتھ گریہ وزاری کرتے ہوئے، اور زبان سے آواز نکلے بغیر آہستگی سے، اور غافلوں میں سے مت ہوجانا"۔ اگر بلند آواز سے ذِکر کرنے سے رِیاکاری کا اندیشہ ہو تو آہستہ، وَرنہ جس طرح آسانی ہو ذِکر کریں۔

اے اللہ! ہمیں فضولیات سے بچاکر ہمیشہ ہر وقت، ہر حالت میں اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، فرصت ومصروفیت میں، مجلس وتنہائی میں، زبان ودل اور دیگر اعضاء سے اپنی یاد کی توفیق وہمت عطا فرما، ہمارے بے چین دِلوں کو چین وسکون عطا فرما، اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالی عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما، ہم پر اپنی نعمتوں کی فراوانی اور اِن میں دَوام عطا فرما، اِن کی حفاظت وشکر کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی پیاری دعاؤں سے وافر حصّہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا پسندیدہ بنا، اے اللہ! متّحدہ عرب اِمارات کے بانی شیخ زاید اور دیگر حکّام کی مغفرت اور اُن پر اپنی رَحمت فرما، شیخ خلیفہ اور دیگر حکّامِ اِمارات کی حفاظت

(۱) پ۹، الأعراف: ۲۰۵.

فرما، اِن سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه سيّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيننا محمّدٍ وّعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.